قرآن ورک بک

قرآن کریم کی زندگی ساز تعلیمات، سبق آموز قصے اور مفید معلومات پر مشتمل

حسن علی بک ڈپو

بڑا امام بارگاہ کھارادر

کراچی پوسٹ کوڈ74000 فون: 2433055

E-mail: hassanalibookdepot@yahoo.com

پیشکش

مرکز علم و عمل کراچی

پوسٹ بکس 2157 ناظم آباد کراچی

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب: قرآن ورک بک

تالیف: شعبۂ تعلیم و تربیت مرکز علم و عمل کراچی

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: طاہرہ گرافکس ناظم آباد۔ کراچی

اشاعت اوّل: اکتوبر 2002

ناشر: مرکز علم و عمل کراچی

پوسٹ بکس۔ 2157 ناظم آباد۔ کراچی

ilmoamal@hotmail.com
ilmoamalpk@yahoo.com

Presented by www.ziaraat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	اللہ کی کتابیں	۵	۱۵۔	ذہن آزمایئے	۲۳
۲۔	قرآن کے نام	۶	۱۶۔	قرآن / آیت / وحی	۲۴
۳۔	رنگ بھریئے	۷	۱۷۔	میں کون ہوں؟	۲۵
۴۔	آخری کتاب	۸	۱۸۔	مسجد ضرار	۲۶
۵۔	سوچئے اور جواب دیجئے	۹	۱۹۔	قرآن پڑھنے کے آداب	۲۷
۶۔	قارون	۱۰	۲۰۔	وحی	۲۸
۷۔	سب سے بڑی سورت	۱۲	۲۱۔	حضرت موسیٰؑ	۳۰
۸۔	باپ / بیٹا	۱۳	۲۲۔	سورت / نبی	۳۳
۹۔	جملے بنایئے	۱۴	۲۳۔	مجھے پہچانیئے	۳۴
۱۰۔	سورتوں کے معنی	۱۵	۲۴۔	راہ ہدایت	۳۵
۱۱۔	ایک علامت ایک نبی	۱۶	۲۵۔	ابرھہ کا لشکر	۳۶
۱۲۔	چھوٹی سورتیں	۱۷	۲۶۔	اللہ کی محبت	۳۸
۱۳۔	قرآنی تعلیمات	۱۸	۲۷۔	قرآن کیوں نازل ہوا؟	۳۹
۱۴۔	حضرت ابراہیمؑ	۲۰	۲۸۔	کیا حاصل کیا؟	۴۰

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین اور اساتذہ سے کچھ باتیں

اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى

بے شک اللہ کی ہدایت ہی (صحیح) ہدایت ہے۔

قرآن زندگی کی کتاب ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے اس لئے نازل کیا ہے تا کہ انسان ہر قدم پر اس سے رہنمائی حاصل کرے۔ انسانی زندگی کا کوئی دور اور کوئی پہلو ایسا نہیں جہاں انسان کو اس کی ضرورت نہ ہو۔ یہ سرگرداں اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو صحیح راستہ دکھاتا ہے۔ پریشان اور مضطرب دلوں کو سکون عطا کرتا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی گزارنے کا ڈھنگ سکھاتا ہے۔ خاص طور پر ایک مسلمان کے لئے اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ بچپن ہی سے اس عظیم کتاب کی آیات کو سمجھ کر تلاوت کیا جائے اور ان پر غور وفکر کی عادت ڈالی جائے۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی تعلیمات کو سادہ اور دلچسپ انداز میں بیان کیا جائے تا کہ بچے کا معصوم ذہن اسے سمجھ سکے اور اس کی رنگین طبیعت اس کی جانب مائل ہو سکے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ ہمارے معاشرے میں شائع ہونے والی اسلامی کتب میں اس بات کا خیال بہت کم رکھا جاتا ہے، جس کی وجہ سے بچہ ان کتابوں سے اور خاص طور پر قرآن مجید سے وہ انسیت حاصل نہیں کر پاتا جو کہ بعد میں اسے زندگی گزارنے میں مدد دے سکے۔

اس کے بالکل برخلاف دیگر علوم میں بچے کی فطرت اور طبیعت کا بخوبی خیال رکھا جاتا ہے۔ اسی لئے بچے کی دلچسپی ان علوم اور کتب میں ہمیں زیادہ نظر آتی ہے۔

لہٰذا بچوں کے ذہن اور ان کی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف مراحل میں اسلامی علوم خاص طور پر قرآنی تعلیمات پر مشتمل کتابوں کی تالیف وتدوین انتہائی ضروری امر ہے۔

مرکز علم وعمل نے اس اہم مقصد کے پیشِ نظر اپنی صلاحیتوں اور وسائل کے مطابق کام کرنے کا ارادہ کیا ہے یہ قرآن ورک بک اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

یہ ورک بک اسکولوں کے سلیبس اور جدید خطوط پر قائم ہونے والے دینی مدارس کے لئے مفید ہے۔ جبکہ دیندار گھرانوں میں بھی اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

اس ورک بک میں ہم نے اپنی حد تک ہر ممکن کوشش کی ہے کہ قرآنی معلومات اور تعلیمات کو سادہ اور دلچسپ بنایا جائے تا کہ بچہ خود ہی اسے حل کر سکے اور ہر صفحے کے آخر میں بچوں کے لئے ایک پیامِ قرآن بھی دیا ہے تا کہ بچہ اپنے مستقبل کے لئے اسے مشعلِ راہ بنا سکے۔ اگر والدین اور اساتذہ خود بغور اس کا مطالعہ کریں اور اس کے موضوعات پر دسترس حاصل کرلیں تو زیادہ بہتر نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔

ہم نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی ہے کہ اس ورک بک میں مفید مطالب شامل کیے جائیں اور قرآنی آیات لکھنے میں کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ پھر بھی ہمیں اپنی کم مائیگی کا احساس ہے اس لئے صاحبِ نظر افراد کہیں بھی کوئی غلطی یا کمی محسوس کریں تو ہمیں ضرور آگاہ کریں۔ آپ کی آراء اور تجاویز بھی ہمارے لئے مفید اور معاون ثابت ہوں گی۔ بالخصوص اس ورک بک کو حل کرنے کے بعد جو نتائج آپ کو حاصل ہوں اس سے ہمیں ضرور مطلع کریں۔

شعبہ تعلیم وتربیت

مرکز علم وعمل

پوسٹ بکس ۲۱۵۷ ناظم آباد۔ کراچی

Presented by www.ziaraat.com

اللہ کی کتابیں

اللہ کے نبیوں پر اللہ کی جانب سے وحی نازل ہوتی جس کو ایک کتاب کی صورت میں لکھ لیا جاتا تھا تاکہ لوگ اس کتاب سے ہدایت حاصل کر سکیں یعنی اچھے کام کریں اور برے کاموں سے بچیں۔ قرآن اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جس کے ماننے والوں کو مسلمان اور اللہ تعالیٰ کی دوسری کتابوں کے ماننے والوں کو اہلِ کتاب کہتے ہیں۔

یہاں ہم کچھ کتابوں کے نام لکھ رہے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ کون سی کتاب کس نبی پر نازل ہوئی؟

توریت	
زبور	
انجیل	
قرآن مجید	

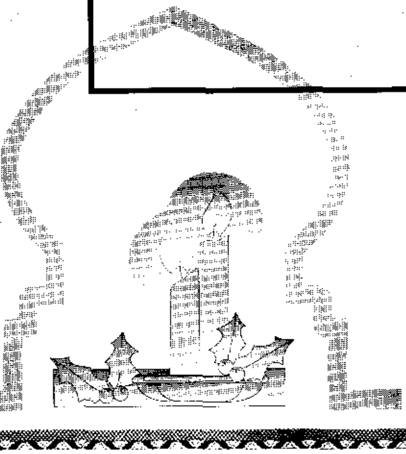

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (مائدہ ۶۵)

اور اگر اہلِ کتاب ایمان لے آتے اور ہم سے ڈرتے رہتے تو ہم ان کے گناہوں کو معاف کر دیتے اور انہیں نعمتوں کے باغات میں داخل کر دیتے۔

Presented by www.ziaraat.com

قرآن کریم کے نام

احمد کے استاد نے قرآن مجید کے نام لکھے اور دوسرے خانوں میں ان کے معانی بھی لکھے لیکن ان کو صحیح ترتیب سے نہیں لکھا۔
ہر نام کو اس کے صحیح معنیٰ کے ساتھ ملانے کے لئے احمد کی مدد کیجئے۔

هُدیٰ	بشارت
فرقان	نصیحت
ذکر	هدایت
بیان	حافظه
بُشریٰ	حق و باطل میں فرق کرنے والا
موعظة	حکایت

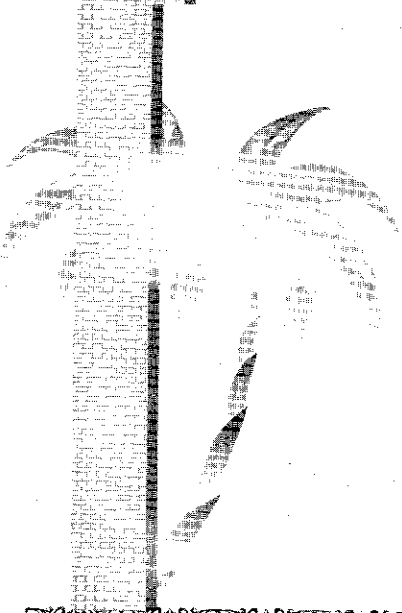

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ (اسراء ۹)

بے شک یہ قرآن اس راستے کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

رنگ بھریئے!

پیارے بچو! نیچے دی گئی قرآن کی تصویر دیکھ کر آپ بھی باکس میں قرآن کی تصویر بنائیں اور اس میں رنگ بھریں۔

باکس کے نیچے دی گئی لائنوں میں قرآن کے بارے میں تین جملے لکھیں۔

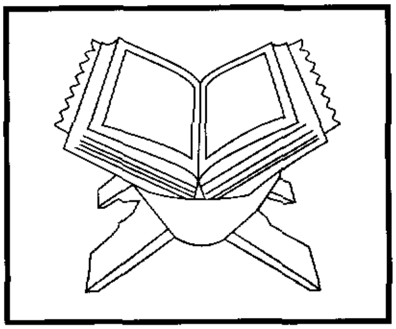

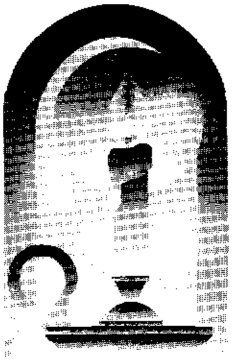

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (قمر ۱۷)

ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا ہے کوئی جو سمجھے؟

Presented by www.ziaraat.com

آخری کتاب

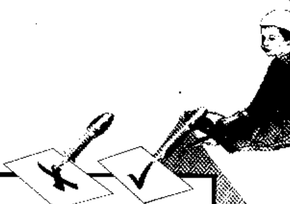

نیچے دیئے ہوئے پہلے باکس میں جو عبارت لکھی ہوئی ہے، وہ مسلمانوں کا قرآن کے بارے میں صحیح عقیدہ ظاہر کر رہی ہے۔ جبکہ دوسرے باکس میں کچھ جملے غلط ہیں۔ پہلے باکس کو اچھی طرح پڑھ کر دوسرے باکس کے جملوں پر صحیح یا غلط کے نشان لگائیں۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتابوں میں سے آخری کتاب ہے۔ یہ ہمارے آخری نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر نازل کی گئی اور روزِ قیامت تک باقی رہے گی۔ اللہ نے خود اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے اور کوئی اس کی ایک آیت میں بھی تبدیلی نہیں کرسکتا۔ اس وقت جو قرآنِ کریم مسلمانوں کے پاس موجود ہے وہ ان تمام آیات پر مشتمل ہے جو نبی اکرمؐ پر نازل ہوئی تھیں۔

۱) قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتابوں میں سے آخری کتاب ہے۔ ☐

۲) یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی۔ ☐

۳) یہ کتاب مکہ میں نازل ہوئی۔ ☐

۴) قرآن انسان کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا۔ ☐

۴) اس کتاب میں چونکہ کافی تبدیلیاں ہوگئی ہیں اس لئے اب مسلمان کسی اور نبی کے انتظار میں ہیں جو ایک نئی کتاب لے کر آئے۔ ☐

۵) قرآن مجید کی کچھ آیتیں گم ہوگئی ہیں اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہیں۔ ☐

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (حجر ۹)

بے شک ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

سوچئے اور جواب دیجئے!

درج ذیل سوالات کو غور سے پڑھیئے اور ہر سوال کے حروف کو الگ الگ کر کے باکس میں لکھئے۔

۱۔ وہ رات جس میں قرآن مجید نازل ہوا؟

۲۔ وہ مہینہ جس میں پورا قرآن مجید ایک ساتھ نازل ہوا؟

۳۔ قرآن کی سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات کا وہ لفظ جس کے معنی ہیں ''پڑھ''۔

۴۔ جس غار میں سب سے پہلی وحی نازل ہوئی؟

۵۔ اللہ کے اس فرشتے کا نام کیا تھا جو رسول اکرمؐ پر وحی لے کر آتے تھے؟

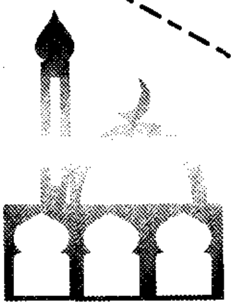

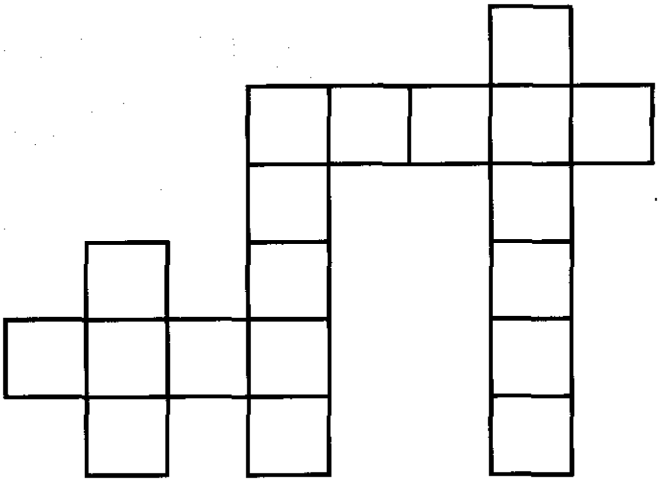

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ (بقرہ ۱۸۵)

ماہِ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت اور حق و باطل کے امتیاز کی واضح نشانیاں موجود ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قارون

قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خالہ زاد بھائی تھا۔ وہ بہت خوبصورت تھا۔ اس کی خوب صورتی کی وجہ سے لوگ اسے ''منور'' (یعنی نورانی چہرے والا انسان) کہا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے ۷۱ آدمی ایمان لائے تھے۔ ان میں سے ایک قارون بھی تھا۔ بظاہر وہ بہت ہی نیک اور پرہیزگار انسان تھا اور توریت کو بہت ہی ادب و احترام کے ساتھ اچھی طرح پڑھا کرتا تھا۔ اللہ نے اسے بے پناہ دولت عطا کر کے اس کا امتحان لینا چاہا اور اسے آزمایا تو وہ کافر نکلا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیمیا کا علم (جس سے عام دھاتوں کو سونا بنایا

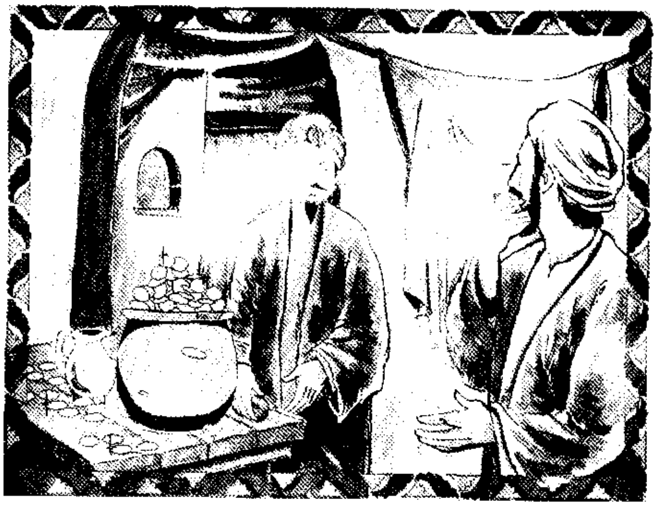

جاتا ہے) جانتے تھے۔ اس علم کا کچھ حصہ آپ نے حضرت یوشع اور کچھ حصہ کالب بن یوحنا کو سکھایا تھا اور تھوڑا بہت قارون کو بھی بتایا تھا لیکن پورا علم کسی کو نہ سکھایا۔ بعد میں قارون نے حضرت کالب بن یوحنا اور حضرت یوشع کی شاگردی اختیار کر کے ان دونوں سے علم کیمیا کو مکمل طور پر سیکھ لیا۔ پھر اس نے اپنے اس علم کی بدولت دھات کو سونا بنانے کا تجربہ کیا جس میں وہ کامیاب رہا اور بہت بڑے خزانے کا مالک بن گیا۔

خزانہ پا کر قارون بہت مغرور ہو گیا تھا۔ اب وہ سونے کی زین والے سفید قیمتی گھوڑے پر سوار ہو کر باہر نکلتا۔ تین سو غلام اس کے دائیں طرف، تین سو کنیزیں بائیں طرف اور چار ہزار سپاہی اس کے گھوڑے کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ یہ سب کنیزیں اور غلام اس زمانے کے بہترین اور قیمتی ترین لباس میں ہوا کرتے تھے۔ اس طرح سے وہ لوگوں پر اپنی شان و شوکت کا اظہار کرتا تھا۔ بے دین یا کمزور ایمان والے لوگ جب اس کی یہ شان و شوکت دیکھتے تو افسوس سے ہاتھ مل کر کہتے۔ ''کاش جو مال و دولت قارون کو ملا ہے وہ ہمیں بھی مل جاتا۔ واقعی قارون بڑا خوش نصیب ہے۔'' جبکہ جو لوگ ایماندار اور اللہ پر یقین رکھتے تھے وہ قارون کی شان و شوکت دیکھ کر کہتے۔ ''اے قارون! اپنی دولت پر اتنا گھمنڈ نہ کر کیونکہ خدا اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ جو کچھ اللہ نے تجھے دیا ہے اس میں سے آخرت کے لئے بھی کچھ جمع کر۔ جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی دوسروں پر احسان کر اور زمین پر فساد مت پھیلا کہ اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

ان لوگوں کے جواب میں قارون کہتا کہ یہ سارا مال و دولت تو میں نے اپنے علم کے ذریعے حاصل کیا ہے (اس میں اللہ کا کیا احسان؟)۔ اس طرح روز بروز قارون کا غرور بڑھتا چلا گیا۔ آہستہ آہستہ وہ دولت کے نشے میں اس قدر چور ہو گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین بھی کرنے لگا۔ اس نے مذہبی محفلوں میں جانا چھوڑ دیا۔ عبادت ترک کر دی۔ وہ اپنے آدمیوں سے کہتا کہ وہ حضرت موسیٰؑ پر کوڑا پھینکیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قارون کے اس رویے پر بہت ہی افسوس ہوتا۔ جب زکوٰۃ کا حکم آیا تب بھی قارون نے گستاخی کی اور کہا کہ یہ رقم تو بہت زیادہ ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہزاروں دینار سے کم

لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (حدید ۲۳)

۔۔۔ جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اس کا افسوس نہ کرو اور جو مل جائے اس پر غرور نہ کرو کہ اللہ اکڑنے والے مغرور افراد کو پسند نہیں کرتا۔

Presented by www.ziaraat.com

کرتے کرتے صرف ایک دینار مقرر کیا لیکن قارون نے وہ بھی نہ دیا اور کہنے لگا۔ ''موسیٰؑ ہمیں فقیر بنانا چاہتا ہے۔''

قارون نے ایک مرتبہ ایک بدکار عورت کو اشرفیوں سے بھری دو تھلیاں دے کر کہا کہ بھرے مجمع میں حضرت موسیٰؑ پر بدکاری کی تہمت لگائے۔ اگلے دن جب حضرت موسیٰؑ لوگوں کو نصیحت کر رہے تھے تو اس محفل میں قارون بھی آ گیا۔ جب آپ بدکاری سے پرہیز کی نصیحت کرنے لگے تو کہنے لگا۔ ''آپ کو بھی لوگ بدکار سمجھتے ہیں۔'' پھر اس نے گواہی کے لئے عورت کو طلب کیا لیکن خدا کی قدرت سے اس عورت کے دل میں خدا کا خوف پیدا ہوا اور اس نے پورے مجمع کے سامنے سب کچھ سچ سچ بتا دیا اور قارون کی دی ہوئی اشرفیاں بھی دکھائیں۔ اشرفیوں کی تھیلیوں پر لگی قارون کی مہر دیکھ کر لوگوں کو عورت کی بات پر یقین آ گیا اور وہ سمجھ گئے کہ یہ سب کچھ قارون نے حضرت موسیٰ کو بدنام کرنے کے لئے کیا تھا۔ پھر آپؑ نے بددعا کی اور فرمایا کہ جس کا دل چاہے میرا ساتھ دے اور جس کا دل چاہے قارون کا ساتھ دے۔ یہ سن کر صرف دو آدمیوں کے علاوہ باقی سب اس سے الگ ہو گئے۔ بددعا کے نتیجے میں اللہ نے زمین کو حضرت موسیٰؑ کے اختیار میں دے دیا۔

آپؑ نے زمین سے فرمایا۔ ''اے زمین اسے نگل جا!'' قارون اپنے گھر بار اور مال و دولت سمیت گھٹنے تک زمین میں دھنس گیا۔ یہ دیکھ کر اس نے چلانا شروع کیا اور معافی مانگی۔ حضرت موسیٰؑ نے پھر زمین کو حکم دیا اسے نگل جا! تو وہ کمر تک دھنس گیا۔ وہ روتا رہا اور ہاتھ جوڑتا رہا لیکن اللہ کے حکم پر حضرت موسیٰؑ کہتے گئے اور وہ دبتا چلا گیا۔ اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے قارون اپنی شان و شوکت، مال و دولت اور اپنے چاہنے والوں کے ہمراہ لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

پیارے بچو! قارون کے اس سچے قصّے سے آپ نے جو کچھ سیکھا اسے ایک پیراگراف میں تحریر کیجئے۔ پیراگراف میں درج ذیل کلمات کو استعمال کرنا ضروری ہے۔

قارون، اللہ، مال و دولت، دُنیا

لئن شکرتم لأزیدنکم ولئن کفرتم إن عذابي لشدید (ابراہیم ۷)

اگر تم ہمارا شکر یہ ادا کرو گے تو ہم نعمتوں میں اضافہ کر دیں گے اور اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو ہمارا عذاب بھی بہت سخت ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

سب سے بڑی سورہ

ہر تصویر کا پہلا حرف لکھئے اور قرآن کی سب سے بڑی سورہ کا نام تلاش کر کے نیچے دیئے گئے سوالات کے جوابات دیجئے۔

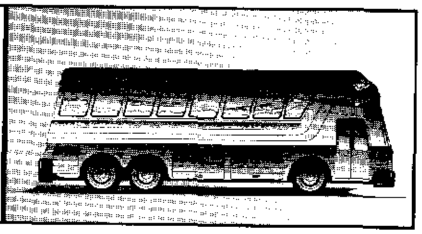 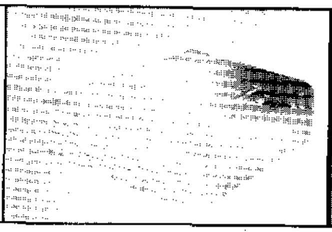 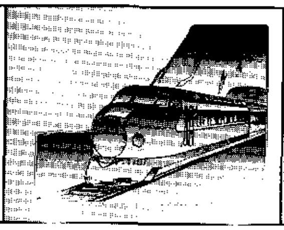 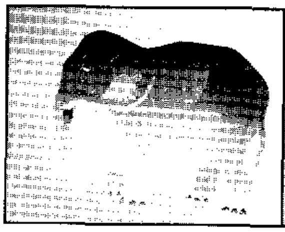

_______ _______ _______ _______

اس سورہ کا نام کیا ہے؟

____

اس میں کتنی آیات ہیں؟

____

اس سورہ کے آخری حصے میں قرآن کی سب سے بڑی آیت موجود ہے۔ کیا آپ اُس آیت کا نمبر بتا سکتے ہیں؟

____

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (بقرہ ۴۵)

صبر اور نماز کے ذریعہ مدد مانگو۔

Presented by www.ziaraat.com

باپ/بیٹا

قرآن مجید میں کچھ ایسے انبیاء کا ذکر بھی موجود ہے جو آپس میں باپ اور بیٹے تھے۔ ہم نیچے کچھ نام لکھ رہے ہیں اُن میں سے آپ ایسے نام الگ کریں جو نبی تھے اور ان کے درمیان رشتہ بھی باپ بیٹے کا تھا۔ باپ کے خانے میں باپ کا نام اور بیٹے کے خانے میں بیٹے کا نام لکھیں۔

زکریاؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ نوحؑ یعقوبؑ یوسفؑ سلیمانؑ

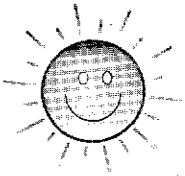

اسماعیلؑ محمدؐ داوٴدؑ ہارونؑ یحییٰؑ اسحاقؑ

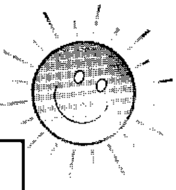

باپ	بیٹا
______	______
______	______
______	______
______	______
______	______

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب و الحکمة (جمعه ۲)

اس اللہ نے مکہ والوں میں ایک رسول بھیجا ہے جو انہی میں سے تھا تا کہ ان کے سامنے اس کی آیات کی تلاوت کرے، ان کے نفوس کو پاکیزہ بنائے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے۔

Presented by www.ziaraat.com

جملے بنائیے!

نیچے دیئے ہوئے الفاظ کی مدد سے قرآن کے بارے میں چند جملے لکھئے۔

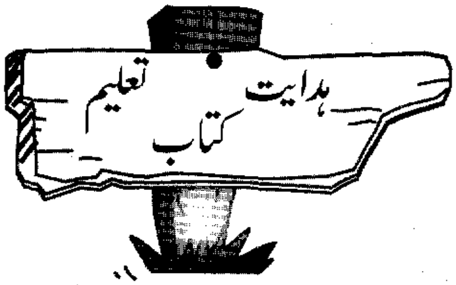

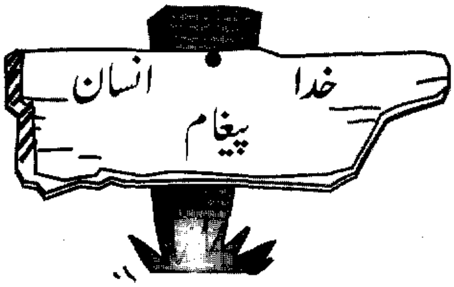

فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره (زلزال ۷)

جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ اسے دیکھے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

سورتوں کے معنی

درج ذیل سورتوں کو ان کے معنی سے ملائیے:۔

اَلنَّمل	گھریلو سامان
اَلنِّحل	کم تولنے والے
اَلرَّعد	لوہا
اَلْمَاعُوْن	چوپائے
اَلْحَدِیْد	گرج چمک
اَلْمُطَفِّفِیْن	شہد کی مکھی
اَلْاَنْعَام	چیونٹی

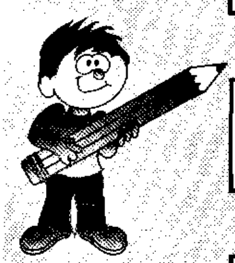

وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (زلزال ۸)

اور جس شخص نے ذرہ برابر برائی کی ہے وہ اسے دیکھے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

ایک علامت ایک نبی

پیارے بچو! قرآن مجید میں بہت سے انبیاء کے قصے بیان کیے گئے ہیں۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ انسان ان قصوں کو پڑھ کر سبق حاصل کرے۔ آپ نے بھی یقیناً کئی انبیاء کے قصے پڑھے یا سنے ہوں گے۔ نیچے ہم نے بعض نشانیاں دی ہیں۔ کیا آپ ان کی مدد سے انبیاء کو پہچان سکتے ہیں؟

کشتی

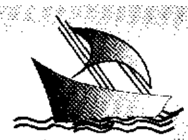

____

مچھلی

____

بت شکن

____

عصا

____

اونٹنی

____

چیونٹی

____

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (فصّلت ٨)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نیک اعمال کئے ان کیلئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

چھوٹی سورتیں

قرآن مجید کی تین سورتوں میں صرف تین آیتیں ہیں۔ یہ قرآن کی سب سے چھوٹی سورتیں ہیں۔ کیا آپ ان کے نام جانتے ہیں؟ نیچے دی ہوئی تصویروں کے نام کا پہلا حرف لکھئے اور ان تین سورتوں کے نام تلاش کیجئے۔ نیچے دیئے ہوئے سوالات کے جواب دیجئے۔

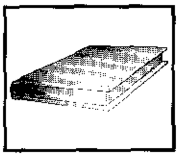 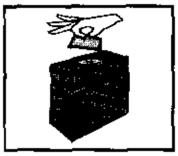

___ ___ ___ ___

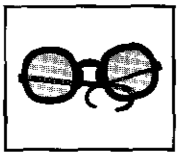 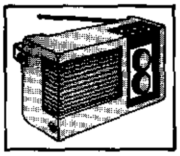

___ ___ ___

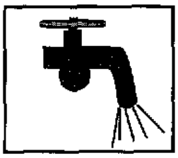 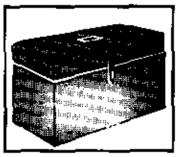 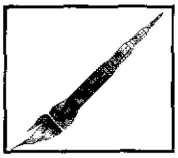

___ ___ ___

۱۔ نیچے تینوں سورتوں کے نام اور ان کے معانی لکھیں۔

____

____

____

۲۔ یہ سورتیں قرآن مجید کے کس پارے میں ہیں؟

____

یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ (مائدہ ۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو۔

Presented by www.ziaraat.com

قرآنی تعلیمات

قرآن ہمیں بہت سی باتیں سکھاتا ہے۔ وہ ہمیں اس دنیا میں بہتر زندگی گذارنے اور آخرت میں اچھا مقام حاصل کرنے کے اصول بتاتا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ قرآن میں کھانے پینے، اور چلنے پھرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔ قرآن کی آیات کو غور سے پڑھیئے اور بتایئے کہ کیا آپ اپنی زندگی میں ان باتوں پر عمل کرتے ہیں؟ نیچے دی گئی آیات کا ترجمہ پڑھ کر جملے مکمل کیجئے۔

کھاؤ پیو اور اسراف (فضول خرچی) نہ کرو۔ اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورہ اعراف۔۳۱)

مجھے ہرگز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کسی سے بات کرتے وقت آواز دھیمی رکھو کیونکہ آوازوں میں سب سے زیادہ بری آواز گدھے کی ہے۔ (سورہ لقمان۔۱۹)

مجھے ہرگز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز پڑھا کرو۔ (سورہ طٰہٰ۔۱۴)

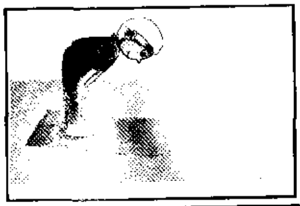

مجھے ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرادو۔ (سورہ حجرات۔۹)

مجھے ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا (فرقان ۶۷)

اور اللہ کے بندے۔۔۔ وہ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ کنجوسی سے کام لیتے ہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان اوسط درجہ کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قرآنی تعلیمات 2

میرا اور اپنے ماں باپ کا شکریہ ادا کرو۔ (لقمان ۱۴)

مجھے ہمیشہ..

مجھے ہمیشہ..

اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کہ نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ سر اُٹھا کر پہاڑوں کی بلندیوں تک پہنچ سکتے ہو۔ (اسراء ۳۷)

مجھے کبھی بھی..

اے ایمان والو! خبر دار کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اُڑائے کہ شاید وہ اس سے بہتر ہو۔ (حجرات ۱۱)

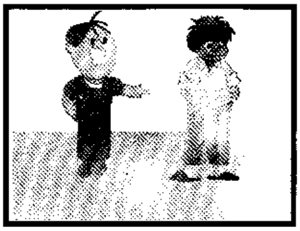

مجھے کسی کا ....

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (فرقان ٦٣)

اور اللہ کے بندے وہی ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے خطاب کرتے ہیں تو سلامتی کا پیغام دیتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

حضرت ابراھیم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبر بہت اچھے اور نیک بندے ہوتے تھے جو اللہ کا پیغام انسانوں کے پاس پہنچایا کرتے تھے۔ ان کو اچھی اچھی باتیں سکھاتے اور بری باتوں سے روکتے تھے۔ اسی لئے انھیں پیغامبر یعنی ''پیغام لانے والا'' کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ بھی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ایک عظیم پیغمبر تھے۔ ابراہیمؑ بچپن ہی سے بہت نیک اور سمجھدار تھے۔ وہ دنیا کی تمام چیزوں کو غور سے دیکھا کرتے تھے۔ وہ یہ سوچتے تھے کہ دنیا کی تمام چیزوں کا بنانے والا کوئی نہ کوئی ضرور ہوگا۔ یہ درخت، یہ پہاڑ، یہ دریا، یہ پھول، یہ

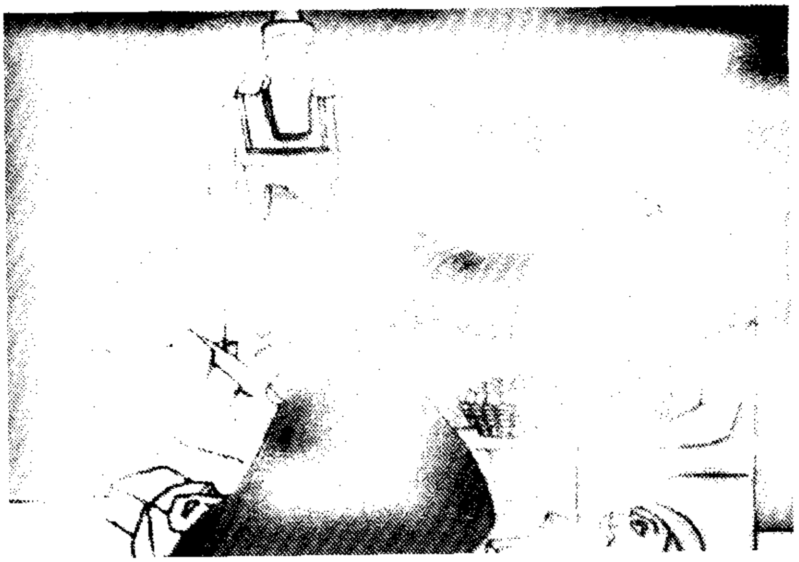

پھل، یہ چاند، یہ سورج، تارے، آسمان یہ سب کیسے بن گئے؟ کسی نے تو ان کو بنایا ہوگا؟ جس نے اتنی اچھی اچھی چیزیں بنائی ہیں وہ ضرور بہت بڑا، بڑی طاقت والا، بہت اچھا اور بہت مہربان ہوگا۔ جب وہ یہ باتیں سوچتے تو انھیں یقین ہو جاتا کہ جس نے اس دنیا اور اس کی ساری چیزوں کو بنایا ہے، ہمیں اس کی عبادت کرنی چاہئے۔

حضرت ابراہیمؑ بچپن ہی میں اپنے ساتھیوں اور بزرگوں سے ان خداؤں کے بارے میں مختلف قسم کے سوال کرتے رہتے تھے جن کی وہ عبادت کرتے تھے۔ سب کو تعجب ہوتا تھا کہ یہ کیسا لڑکا ہے جو اتنی چھوٹی عمر میں اتنی بڑی بڑی باتیں سوچتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھا کرتے تھے کہ اس زمانے کے لوگ کبھی درخت کو خدا کہتے ہیں کیونکہ درخت ان کو سایہ، لکڑی اور پھل پھول دیتا ہے، کبھی پہاڑ کو کہ وہ بڑی شان کے ساتھ اور اونچا کھڑا رہتا ہے، کبھی دریا کو کیونکہ اس سے انھیں پینے کا پانی اور کھانے کو مچھلی ملتی ہے اور خوبصورتی کے ساتھ زمین پر بہتا رہتا ہے۔ اسی طرح چاند، سورج اور ستارے جو رات اور دن کو چمکتے ہیں۔ ہر چیز اور ہر قسم کے بت بنا کر انھوں نے اپنی عبادت گاہ میں سجا رکھے تھے۔ ان بتوں کو اللہ سمجھ کر سب لوگ ان کے سامنے سر جھکاتے اور ان کی پوجا (عبادت) کرتے اور ان سے دعائیں مانگتے۔

حضرت ابراہیمؑ کو یہ بات بالکل اچھی نہ لگتی اور وہ ان سے کہتے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس نے چاند، سورج، آسمان، پھول، پتے، پہاڑ، دریا، پھل، پھول، درخت بنائے وہی خدا ہے۔ لیکن کوئی ان کی باتوں پر دھیان نہ دیتا۔

ایک دن جب شہر کے سارے لوگ باہر گئے ہوئے تھے، تو انھوں نے پتھر کی ان مورتیوں کو ایک ایک کر کے توڑ ڈالا۔ صرف ایک بڑے سے بت کو چھوڑ دیا اور چلے گئے۔ جب لوگ اس عبادت خانے میں آئے تو انھوں نے عجیب ماجرا دیکھا کہ ان کے تمام ''خدا'' ٹوٹے ہوئے پڑے ہیں۔ انھیں بہت تعجب ہوا کہ کس نے ایسا غضب کر ڈالا۔ انہیں غصہ بھی آیا اور رنج بھی ہوا۔ وہ گھبرا کر ہر ایک سے پوچھنے لگے کہ کس نے ان کے خداؤں پر یہ ظلم ڈھایا ہے۔ کسی نے ان

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (بنی اسرائیل ۲۳)

اور آپ کے پروردگار کا فیصلہ ہے کہ تم سب اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

Presented by www.ziaraat.com

سے کہا۔ ''ایک لڑکا ہے ابراہیمؑ۔ جو ہر وقت ان پتھر کے خداؤں کے بارے میں طرح طرح کے سوال کیا کرتا ہے' ہو نہ ہو اسی نے یہ بت توڑے ہوں گے۔''

چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کو بلایا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے ان بتوں کو توڑا ہے؟

حضرت ابراہیمؑ بولے۔ ''تم اپنے بڑے بت سے جو یہاں آرام سے بیٹھا ہوا ہے کیوں نہیں پوچھتے؟''

وہ بولے۔ ''کہیں پتھر بھی دیکھ سکتے یا باتیں کر سکتے ہیں؟ وہ کیسے بتا سکتا ہے؟''

ابراہیمؑ بولے۔ ''واہ! خوب کہا! تمہارے خدا اتنے کمزور ہیں کہ نہ دیکھ سکتے ہیں' نہ بول سکتے ہیں اور نہ چھوٹے خداؤں کو بچا سکتے ہیں۔ تو ایسے خدا سے فائدہ ہی کیا! تم لوگ کیسے ناسمجھ ہو کہ ایسے پتھروں کو پوجتے ہو جو نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں نہ تمہاری۔''

یہ سن کر وہ لاجواب تو ہو گئے لیکن انھیں بہت غصہ آیا اور ان لوگوں نے حضرت ابراہیمؑ کو بہت برا بھلا کہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کے غصے اور دھمکیوں کی بالکل پرواہ نہ کی اور وہ اللہ کا پیغام ان تک پہنچاتے رہے اور کوشش کرتے رہے کہ لوگ اچھے کام کریں اور بری عادتیں چھوڑ دیں۔ لیکن لوگ ان کی باتیں بالکل نہ مانتے تھے بلکہ وہ ان کے سخت خلاف ہو گئے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں ان کے ملک عراق پر ایک بڑا ظالم بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ جس کا نام نمرود تھا۔ اس کا حکم تھا کہ سب لوگ اسے خدا مانیں، اس کے سامنے جھکیں اور اس کی عبادت کریں۔ نمرود کے درباریوں کو حضرت ابراہیمؑ کی باتیں بالکل پسند نہیں تھیں۔ وہ بار بار ان کی شکایتیں نمرود بادشاہ سے کرتے رہتے۔ نمرود نے ایک دن حضرت ابراہیمؑ کو بلوایا اور ان سے پوچھا کہ ''تمہارا رب کون ہے؟'' ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ ''میرا رب وہ ہے جس کے ہاتھ میں زندگی اور موت ہے۔'' نمرود بولا۔ ''زندگی اور موت تو میرے اختیار میں ہے۔ میں جس کو چاہوں زندہ رہنے دوں اور جس کو چاہوں مروا دوں۔''

ابراہیمؑ بولے۔ ''میرا رب تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تم اسے مغرب سے نکال کر دکھاؤ'' اس پر نمرود چپ ہو گیا لیکن اس کو بہت غصہ آیا اور اس نے حکم دیا کہ ابراہیمؑ کو قید کر دیا جائے۔

حضرت ابراہیمؑ پھر بھی نمرود اور اس کے وزیروں اور درباریوں کی باتیں ماننے کو تیار نہیں ہوئے' چنانچہ وہ سب مل کر بیٹھے اور انھوں نے فیصلہ کیا کہ یہ شخص کسی طرح قابو میں نہیں آتا اور ہمارے خداؤں کے خلاف باتیں کرتا رہتا ہے۔ اس لئے اس کو بہت سخت سزا دینی چاہیے بلکہ اس کو ختم ہی کر دینا چاہیے۔ انھوں نے طے کیا کہ شہر بھر کی لکڑیاں جمع کی جائیں اور ان کو جلا کر خوب تیز آگ بھڑکائی جائے اور پھر اس آگ میں حضرت ابراہیم کو ڈال دیا جائے تاکہ وہ جل کر خاک ہو جائیں۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ حضرت ابراہیمؑ کو جب آگ میں جھونکا جا رہا تھا تو وہ نہ تو ڈرے اور نہ ہی گھبرائے۔ ان کو اللہ کی مدد پر اتنا پکا یقین تھا کہ وہ کسی خطرے اور پریشانی سے بالکل نہ ڈرتے تھے۔ ان کے دشمن جلتی ہوئی آگ کے چاروں طرف تماشہ دیکھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور کوئی ہوتا تو اس کا ڈر کے مارے برا حال ہو جاتا' لیکن حضرت ابراہیمؑ بالکل پریشان نہیں ہوئے۔ ان کو اللہ کی مدد پر دل سے یقین تھا۔ وہ جانتے تھے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کو ہر مصیبت سے بچاتا ہے۔ اسی لئے جب اُنھیں آگ میں ڈالا گیا تو وہ بالکل مطمئن تھے۔ ان کا آگ میں جانا تھا کہ آگ بجھ گئی اور اللہ کی رحمت سے پھولوں کا ایک باغ بن گئی۔

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (انعام ۱۳۵)

بے شک ظالم لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

ان کے دشمن جو چاروں طرف تماشہ دیکھنے کھڑے تھے حیرت سے ان کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ (ان کو بہت تعجب ہوا) وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور ان سے پوچھنے لگے کہ یہ عجیب و غریب بات کیسے ہوگئی کہ بھڑکتی ہوئی آگ بجھ جائے اور اس کی جگہ ایک ہرا بھرا باغ بن جائے۔ ابراہیمؑ نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔ ''دیکھا تم نے میرے اللہ کی رحمت کیسی ہوتی ہے۔ اس نے آگ کو گلزار (باغ) بنادیا اور مجھے بچالیا۔'' ان میں سے کچھ لوگوں پر تو اتنا اچھا اثر ہوا کہ وہ فوراً سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم ابراہیمؑ کے اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔

ذہین بچو! حضرت ابراہیمؑ کا یہ قصہ پڑھنے کے بعد آپ نے کیا کچھ سیکھا، یہ دیکھنے کے لئے نیچے دیئے گئے جملوں کو خود مکمل کیجئے۔

۱۔ دنیا کی تمام چیزیں، درخت، پہاڑ، دریا، پھول، چاند، سورج، ستارے، دیکھنے کے بعد اور غور و فکر کرنے کے بعد ہر عقلمند انسان اس نتیجے پر پہنچتا ہے

کہ ....

۲۔ ''بت'' اس لئے خدا نہیں ہو سکتے

کہ ....

۳۔ میرے رب کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اگر کوئی خدا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے

تو ....

۴۔ میرا اللہ اتنی قدرت رکھتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو آج بھی حضرت ابراہیمؑ کی

طرح ....

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (مومنون ۱)

یقیناً صاحبانِ ایمان کامیاب ہوگئے۔

Presented by www.ziaraat.com

ذہن آزمائیے!

پیارے بچو! قرآن میں ۲۸ انبیاء کا نام لے کر ذکر کیا گیا ہے۔ ہم ان میں سے بعض کی کچھ نشانیاں بیان کر رہے ہیں۔ آپ ان کی مدد سے انبیاء کے نام تلاش کریں۔

۱۔
طالوت۔ جالوت۔ زبور
ہاتھ میں لوہے کا نرم ہو جانا۔

۲۔
جنت۔ شیطان۔
حوا۔ درخت کا پھل۔

۳۔
یوسف کا کرتا۔ ۱۱ بیٹے۔
بیٹے کے غم میں رو رو کر
نابینا ہو جانا۔

۴۔
حضرت مریمؑ کی پرورش۔
بڑھاپے میں اولاد۔
حضرت یحیٰ علیہ السلام۔

۵۔
جھولے میں بات کرنا۔
مُردوں کو زندہ کرنا۔
اب تک زندہ ہیں۔

وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا (نور ۵۴)
اور اگر تم رسول کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا لو گے۔

Presented by www.ziaraat.com

قرآن / آیت / وحی

پیارے بچو! آپ جانتے ہیں کہ ''قرآن'' کریم کی ''آیات'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ''وحی'' کے ذریعہ نازل ہوتی تھیں۔ کیا آپ قرآن، آیت اور وحی کے لغوی معنی جانتے ہیں؟

اگر آپ وحی کے لغوی معنی جاننا چاہتے ہیں تو نیچے دی ہوئی شکلوں میں سے ◯ میں سبز رنگ بھریں۔

ا ن پ ش ش ڑ ا ھ ن ا ن ر ی ا ہ

اگر قرآن کے معنی جاننا چاہتے ہیں تو ▭ میں نیلا رنگ بھریں۔

ا ن پ ش ش ڑ ا ھ ن ا ن ر ی ا ہ

اگر آیت کے معنی جاننا چاہتے ہیں تو △ میں پیلا رنگ بھریں۔

ا ن پ ش ش ڑ ا ھ ن ا ن ر ی ا ہ

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ (مومنون ۹)

اور مومنین ـــــ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

میں کون ہوں؟

قرآن مجید میں 114 سورتیں ہیں۔ ان میں سے بعض سورتوں کے اشارے نیچے دیئے جارہے ہیں۔ آپ ان اشاروں کی مدد سے سورتوں کو پہچانیئے۔

۱) میں ایک پھل ہوں میرا رنگ کتھئی (Brown) ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں میری قسم کھاتا ہے۔ میں ایک سورۃ کا نام ہوں - بتایئے میں کون ہوں؟

۲) میں بہت قوی ہیکل ہوں۔ میرے پاؤں بہت موٹے ہیں۔ میری ایک لمبی سی ناک ہے۔ میں ایک سورۃ کا نام ہوں۔ بتایئے میں کون ہوں؟

۳) جہاں آگ ہو وہاں میں ہوتا ہوں۔ میں گناہ گاروں کی آنکھیں اور ناک بند کر دیتا ہوں۔ میں ایک سورۃ کا نام ہوں۔ بتایئے میں کون ہوں؟

۴) میں ایک ایسی چیز ہوں جس پر بیٹھ کر لوگ ادب سے کھانا کھاتے ہیں۔ میں ایک سورہ کا نام ہوں۔ بتایئے میں کون ہوں؟

۵) میں ایک چھوٹا سا کیڑا ہوں میرا کام جالے بنانا ہے جس کے ذریعہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی حفاظت کا انتظام کیا تھا۔ میرے نام پر قرآن میں ایک سورہ بھی ہے۔ بتایئے میں کون ہوں؟

كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ (صف ۳)

اللہ کے نزدیک یہ بہت ناراضگی کی بات ہے کہ تم وہ کہو جو خود نہیں کرتے۔

Presented by www.ziaraat.com

مسجد ضرار

''قبا'' مدینہ کے نزدیک ایک گاؤں ہے جہاں پیغمبر اکرمؐ مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد تشریف لائے۔ یہاں آپؐ نے نماز کی ادائیگی اور دوسرے اجتماعات منعقد کرنے کے لئے ایک مسجد بنائی جو اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمان اس کا خاص طور پر احترام کرتے ہیں۔

مدینہ میں منافقین یعنی وہ لوگ جو ظاہری طور پر تو اسلام لے آئے تھے لیکن دل سے خدا اور اس کے رسولؐ کی پیروی کرنے پر راضی نہ تھے، کافی تعداد میں موجود تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ابو عامر تھا۔ یہ شخص توریت اور انجیل سے خوب واقف تھا اور حضورؐ کے تشریف لانے سے پہلے آپؐ کی خوبیاں بیان کیا کرتا تھا لیکن جب آپؐ مدینہ میں تشریف لے آئے تو آپ کی مقبولیت کی وجہ سے اسے حسد محسوس ہوا اور اس نے آپؐ کی مخالفت شروع کر دی۔ اس کی مخالفت بڑھتی گئی اور جنگِ بدر کے بعد ایک دن وہ بھاگ کر مکہ چلا گیا اور جنگِ احد میں اسلام کے خلاف پہلا تیر بھی اسی نے چلایا۔ جب وہ ہر طرح سے ناکام ہو گیا تو روم کے بادشاہ ہرقل کے پاس چلا گیا تا کہ اسے حضرت محمدؐ کے خلاف بھڑکائے۔ وہاں سے اس نے مدینے میں موجود اپنے منافق ساتھیوں سے کہا کہ اس کے بیٹھنے کے لئے مسجد قبا کے پاس ایک اور مسجد بنائیں۔ منافقین اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوف زدہ تھے اس لئے ثعلبہ بن حاطب وغیرہ نے جلدی جلدی ایک مسجد بنائی تا کہ مسلمانوں کو کمزور کیا جائے اور ان کے درمیان اختلاف ڈال دیا جائے۔ جب مسجد مکمل ہو گئی تو وہ حضرت محمدؐ کے پاس آئے اور انہیں وہاں نماز پڑھنے کی دعوت دی۔ آپؐ اس وقت جنگِ تبوک کے لئے جانے کی تیاری کر رہے تھے اس لئے آپؐ نے معذرت کر لی۔

جب آپؐ واپس پہنچے تو آیت نازل ہوئی (اور جن لوگوں نے مسجد ضرار بنائی کہ اس کے ذریعہ اسلام کو نقصان پہنچائیں اور کفر کو تقویت بخشیں اور مومنین کے درمیان اختلاف پیدا کرائیں اور پہلے سے خدا اور رسول سے جنگ کرنے والوں کے لئے پناہ گاہیں تیار کریں وہ بھی منافق ہی ہیں اور یہ قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے صرف نیکی کیلئے مسجد بنائی ہے۔ حالانکہ خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ سب جھوٹے ہیں۔)

حضورؐ نے حکم دیا کہ فساد پھیلانے والی اس مسجد کو گرا دیا جائے اور وہاں پر کوڑا گھر بنا دیا جائے۔ کیونکہ اس مسجد کو بنانے کا مقصد دین کی خدمت نہیں تھا بلکہ مومنین کے درمیان تفرقہ ڈالنا تھا۔

مسجد ضرار کیوں بنائی گئی تھی؟

1 .... 2 ....

3 .... 4 ....

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران ۱۰۳)

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں تفرقہ پیدا نہ کرو۔

Presented by www.ziaraat.com

قرآن پڑھنے کے آداب

قرآن پڑھنے کو تلاوت کہتے ہیں۔ تلاوت ایک خاص طریقے سے کی جاتی ہے اور اس کے بہت سے آداب ہیں۔
جن کا ذکر قرآن کریم اور احادیث میں بھی موجود ہے۔ نیچے ان میں سے بعض آداب کو بیان کیا گیا ہے۔

اِنَّ اَفْوَاهَكُمْ طَرِيْقُ الْقُرْآنِ فَطَيِّبُوْهَا بِالسِّوَاكِ (الحدیث)

جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کریں تو

____

تمہارے منہ قرآن کا راستہ ہیں۔ انہیں مسواک کے ذریعہ پاک کرو۔

لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (القرآن)

قرآن پڑھنے سے پہلے ہمیں

____

اسے نہیں چھو سکتے، مگر پاکیزہ لوگ

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (القرآن)

جب قرآن پڑھنا شروع کریں تو

____

جب قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ حاصل کرو۔

وَ رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا (القرآن)

جب قرآن پڑھیں تو

____

اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر اور صاف صاف پڑھو۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (القرآن)

قرآن پڑھتے وقت ہمیں

____

کیا وہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔

فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (بقرہ ۱۵۲)

تم مجھے یاد رکھو تا کہ میں تمہیں یاد رکھوں اور میرا شکریہ ادا کرو اور کفرانِ نعمت نہ کرو۔

Presented by www.ziaraat.com

وحی

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے پیغمبروں کو بھیجا۔ پیغمبر یہ ہدایت وحی کے ذریعے حاصل کرتے تھے۔ اکثر یہ وحی فرشتے کے ذریعے نازل ہوتی۔ وحی نازل ہونے کے اور بھی کئی طریقے تھے۔ کچھ پیغمبر جیسے حضرت ابراہیمؑ خواب کی حالت میں وحی حاصل کرتے۔ جبکہ کچھ نبی جیسے حضرت موسیٰؑ اللہ سے درخت کے ذریعہ باتیں کرتے تھے۔ رسولِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی ایک فرشتے حضرت جبرئیل کے ذریعے نازل ہوتی تھی۔

رسولِ اکرمؐ اکثر مکے سے کچھ فاصلے پر موجود ایک غار جسے ''غارِ حرا'' کہا جاتا ہے، میں غور وفکر کے لئے جایا کرتے تھے۔ وہ وہاں دیر تک بیٹھے رہتے اور لوگوں کی حالت کے بارے میں سوچتے کہ وہ بتوں کی پوجا کر کے کتنا غلط کام کر رہے ہیں۔ اسی دوران ایک بار حضرت جبرئیل قرآن مجید کی آیات لے کر نازل ہوئے۔ یہ سورۂ علق کی پہلی پانچ آیات تھیں۔

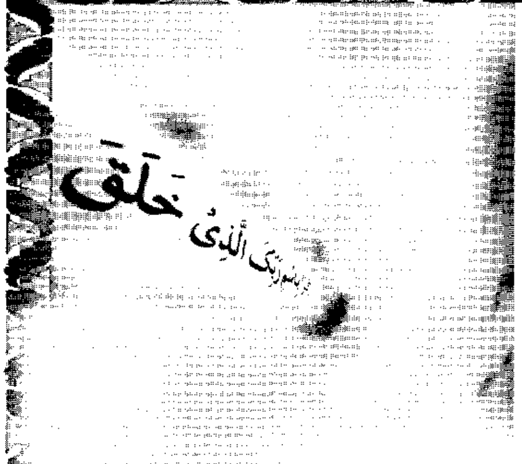

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ☆ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ☆ اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ ☆ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ☆ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ☆

اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے پیدا کیا ☆ اسی نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ☆ پڑھو اور تمہارا پروردگار بہت کریم ہے ☆ جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی ☆ اسی نے انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کو وہ جانتا ہی نہ تھا ☆

حضرت جبرئیل قرآن کی آیات لے کر آتے رہے۔ یہ سلسلہ 23 سال تک جاری رہا۔ زیادہ تر آیات مکہ میں یا مدینہ میں نازل ہوئی ہیں۔ بعض اوقات جبرئیل اس وقت وحی لے کر آتے جب آپؐ لوگوں کے درمیان ہوتے تھے لیکن لوگ حضرت جبرئیل کو دیکھ نہیں پاتے تھے۔ اور بعض اوقات اس وقت نازل ہوتے جب حضور اکرمؐ تنہا ہوا کرتے۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ (طلاق ۲، ۳)

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کیلئے نجات کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جس کا خیال بھی نہیں ہوتا۔ اور جو خدا پر بھروسہ کرے گا خدا اس کے لئے کافی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

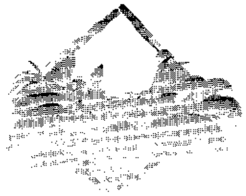

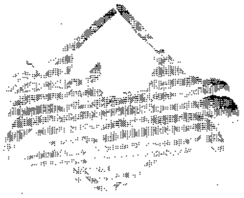

صحیح جواب کے دائرے میں رنگ بھریئے

۱۔نزول کے لئے عربی کا لفظ۔۔۔	◯ حفظ ◯ وحی
۲۔اکثر اوقات وحی نازل ہوتی تھی۔۔	◯ فرشتہ کے ذریعہ ◯ انسان کے ذریعہ
۳۔مکمل قرآن نازل ہوا۔۔۔	◯ محرم میں ◯ رمضان میں
۴۔پہلا لفظ جو نازل ہوا۔۔۔	◯ فاتحہ ◯ اقرأ
۵۔پہلی وحی جس جگہ نازل ہوئی۔۔۔	◯ خانۂ کعبہ ◯ غارِ حرا
۶۔پہلی آیت ہمیں بتاتی ہے۔۔۔	◯ پڑھ ◯ کھیل
۷۔قرآن کے نازل ہونے کا عرصہ۔۔۔	◯ 6سال ◯ 23سال

فاما الیتیم فلا تقھر و اما السائل فلا تنھر و اما بنعمۃ ربک فحدث (ضحیٰ ۹،۱۰،۱۱)

لہذا اب تم یتیم پر قہر نہ کرنا۔اور سائل کو جھڑک مت دینا۔اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کو بیان کرتے رہنا۔

Presented by www.ziaraat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے۔ جب وہ پیدا ہوئے تو مصر پر ایک بڑا ظالم بادشاہ فرعون حکومت کرتا تھا۔ اس کے نجومیوں نے اسے بتایا تھا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو بڑا ہو کر آپ کا کہنا نہیں مانے گا اور آپ کی مخالفت کرے گا۔ یہ سن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو بھی لڑکا پیدا ہوا اسے فوراً مار ڈالا جائے۔ چنانچہ جیسے ہی کوئی لڑکا پیدا ہوتا تھا فرعون کے نوکر اسے مار ڈالتے تھے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی ماں بہت پریشان ہوگئیں کہ اگر فرعون کے آدمیوں کو معلوم ہوگیا کہ ان کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے تو وہ فوراً اسے مار ڈالیں گے۔ ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ بچے کو کس طرح چھپائیں۔ وہ اسی پریشانی میں تھیں کہ اللہ کی طرف سے انھیں حکم ملا کہ بچے کو لکڑی کے ایک بکس میں رکھ کر دریا میں ڈال دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امی بہت گھبرائیں کہ کہیں بچہ ڈوب نہ جائے لیکن ان کو اللہ کی مدد پر یقین تھا۔ انھوں نے بچہ کو لکڑی کے بکس میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہیں کہ وہ ان کے بچے کو بچا لے۔

اب سنو! اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ بکس دریا میں بہتے بہتے فرعون کے محل کے سامنے پہنچ گیا۔ فرعون کی ملکہ آسیہ اپنے محل کی کھڑکی کے سامنے بیٹھی دریا کا منظر دیکھ رہی تھی۔ اس نے جو یہ بکس بہتا دیکھا تو اپنی نوکرانی کو پکارا کہ جاؤ جلدی سے بکس اٹھالاؤ' اسے کھول کر دیکھو کہ اس میں کیا ہے؟ نوکرانی دوڑی دوڑی گئی اور اس بکس کو اٹھالائی۔ بکس کو کھول کر دیکھا تو اس میں ایک پیارا سا بچہ لیٹا ہوا تھا۔ فرعون کی ملکہ کے کوئی اولاد نہ تھی۔ اس نے کہا کہ میں اس بچے کو گھر میں رکھ کر پالوں گی۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ بچے کو دودھ کون پلائے۔ اس زمانے میں دودھ پلانے والی عورتیں نوکر رکھی جاتی تھیں جن کو ''انا'' کہتے تھے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے لئے ''انا'' کی تلاش ہوئی۔ حضرت موسیٰ ؑ کی بہن چونکہ صندوق کے ساتھ ساتھ دریا کے کنارے چل رہی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس کا بھائی اس وقت فرعون کے محل میں ہے اور وہ لوگ انا کی تلاش میں ہیں۔ وہ فوراً اپنی ماں یعنی موسیٰ ؑ کی امی کو لے کر محل میں پہنچ گئی۔ موسیٰ ؑ کی امی نے بچے کو دیکھا تو فوراً پہچان لیا کہ یہ تو ان کا اپنا بچہ ہے۔ ان کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے بچے کو بچا بھی لیا تھا اور ان کو اپنے بچے سے ملا بھی دیا تھا۔ وہ روزانہ بچے کو دودھ پلانے کے لئے محل میں آتی رہیں اور کسی کو پتا بھی نہیں چلا کہ وہ موسیٰ ؑ کی اصل ماں ہیں۔

حضرت موسیٰ ؑ ہمیشہ ظالموں کی مخالفت اور مظلوموں کا ساتھ دیا کرتے تھے۔ جب وہ بڑے ہوگئے تو ایک مظلوم کی حمایت کی وجہ سے انہیں مصر سے فرار ہونا پڑا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ ؑ مدین (ایک جگہ کا نام) پہنچے۔ چلتے چلتے وہ بہت تھک گئے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے پانی بھرنے میں حضرت شعیب ؑ کی بیٹیوں کی

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ (بقرہ ۵۰)

جب ہم نے دریا کو شگافتہ کر کے تمہیں بچا لیا اور فرعون والوں کو تمہاری نگاہوں کے سامنے ڈبو دیا۔

Presented by www.ziaraat.com

مدد کی۔ حضرت شعیبؑ نے ان کی طاقت اور اخلاق سے متاثر ہو کر انہیں اپنے پاس رکھ لیا۔ چند سال مدین میں رہنے کے بعد حضرت موسیٰ دوبارہ مصر کی جانب چلے تو انہیں راستے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ فرعون کے پاس جائیں اور اسے معجزے دکھلا کر راہِ راست پر لانے کی کوشش کریں اور بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم وستم سے نجات دلائیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ اپنے بھائی حضرت ہارونؑ کے ساتھ فرعون کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ بنی اسرائیل پر ظلم وستم سے باز آجائے۔ لیکن اس نے حضرت موسیٰؑ کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ نے معجزے بھی دکھائے لیکن وہ پھر بھی نہیں مانا۔ درباریوں نے کہا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں اس لئے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے جادوگروں کو بلوا لیجئے۔

چنانچہ ایک دن فرعون نے اپنے ملک کے بڑے بڑے قابل جادوگروں کو بلایا کہ وہ موسیٰؑ کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کریں۔ سب جمع ہوئے۔ انھوں نے موسیٰؑ سے پوچھا کہ پہلے تم اپنا فن دکھانا چاہتے ہو یا ہم دکھائیں۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ ''پہلے تم دکھاؤ'' تو ان لوگوں نے سب کے سامنے اپنی اپنی رسیاں اور چھڑیاں زمین پر ڈال دیں اور ساتھ ہی لوگوں کو اس طرح دھوکا دیا کہ وہ ان رسیوں کو سچ مچ کا سانپ سمجھنے لگے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰؑ نے بھی اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی۔ لاٹھی زمین پر گرتے ہی ایک دم بڑا سا اصلی اژدھا بن گئی اور اس نے جادوگروں کے تمام جھوٹے سانپوں کو نگل لیا۔ جادوگروں نے حضرت موسیٰؑ کا یہ معجزہ دیکھا تو وہ سمجھ گئے کہ حضرت موسیٰؑ جادوگر نہیں ہیں بلکہ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ سجدے میں گر گئے اور کہنے لگے کہ ہم تمام جہانوں کے پروردگار یعنی موسیٰ اور ہارون کے خدا کو مانتے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر فرعون کو بہت غصہ آیا اور اس نے جادوگروں کو سخت سزا دینے کا فیصلہ کیا۔

جب مقابلے کے باوجود فرعون کے مظالم میں کمی نہ آئی تو ایک دن خدا کے حکم سے حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے کہا کہ وہ رات کے وقت مصر سے نکل جائیں۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے تمام لوگ حضرت موسیٰ کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے۔ جب فرعون کو معلوم ہوا تو اس نے فوراً فوج کو جمع کیا اور بنی اسرائیل کو گرفتار کرنے کے لئے ان کے پیچھے چل پڑا۔ بنی اسرائیل چلتے چلتے دریا کے کنارے پر پہنچ گئے۔ اب تو وہ بہت گھبرائے کہ آگے دریا تھا اور پیچھے فرعون کی فوج۔ حضرت موسیٰؑ نے حکمِ خدا کے مطابق اپنی لاٹھی جب پانی پر ماری تو وہ اس طرح سے تقسیم ہو گیا کہ دریا کی زمین بھی خشک تھی۔ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اس لئے پانی میں بارہ راستے بن گئے اور انہوں نے دریا پار کر لیا۔ ادھر جب فرعون نے دیکھا کہ موسیٰ نے اپنے معجزے کے ذریعہ بنی اسرائیل کو دریا پار کرا دیا ہے تو اس نے بھی اپنی فوج کو حکم دیا کہ دریا میں اتر جاؤ اور تم بھی دریا پار کر لو۔ اس طرح سے فرعون سمیت پوری فوج دریا میں اتر گئی۔ لیکن دریا کے بیچ میں پہنچتے ہی پانی کی دیواریں ایک دوسرے سے ملنا شروع ہوئیں اور کچھ ہی دیر میں فرعون سمیت پورا لشکر پانی میں ڈوب گیا۔ اس طرح ظالم فرعون اور اس کے ساتھی اپنے انجام تک پہنچے۔

وَكَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ (صافات ۳۴)

ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۔فرعون کس قوم پر ظلم وستم کیا کرتا تھا؟

۲۔حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے اپنے بیٹے کو دریا میں کیوں ڈال دیا تھا؟

۳۔اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی والدہ کی پریشانی کو کس طرح دور کیا؟

۴۔فرعون نے جادوگروں کو سزا دینے کا فیصلہ کیوں کیا؟

۵۔فرعون کو اس کے ظلم وستم کی سزا کیسے ملی؟

۶۔فرعون کے ساتھ اس کے فوجی کیوں ڈوب گئے؟

إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ (سجدہ ۲۲)

بے شک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

سورہ/نبی

قرآن مجید میں بہت سی 'سورتیں' ہیں۔ جن کے اپنے الگ الگ نام ہیں۔ آپ کو ان میں سے بہت سی سورتوں کے نام زبانی یاد ہوں گے۔ ہم آپ کے سامنے کچھ نشانیاں بیان کر رہے ہیں۔ آپ ان کی مدد سے سورتوں کے نام پہچان کر نیچے دیئے گئے باکس میں لکھیں۔

- وہ سورہ جو ایک نبیؑ کے نام پر ہے۔ انھوں نے اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔

- وہ سورہ جو ایک ایسے نبیؑ کے نام پر ہے جن کو قوم عاد کے لئے بھیجا گیا۔

- وہ سورہ جس کا نام اس چیز پر رکھا گیا ہے جو آپ لکھنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

- وہ سورہ جو مسلمانوں کی اس عبادت کے نام پر ہے جو مسلمان ہر سال ذی الحج کے مہینے میں مکہ مکرمہ میں انجام دیتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (انفال ۲۷)

ایمان والو! خدا اور رسول اور اپنی امانتوں کے بارے میں خیانت نہ کرو جبکہ تم جانتے بھی ہو۔

Presented by www.ziaraat.com

مجھے پہچانیے!

پیارے بچو! انسان کو اللہ تعالیٰ نے انواع و اقسام کی نعمتوں سے نوازا ہے۔ اس لئے انسان کو اللہ تعالیٰ کی کبھی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔ لیکن اگر کبھی کوئی انسان گناہ کر بیٹھے تو اسے مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اسے مجھ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ تمام گناہ گار لوگ میری ہی وجہ سے خدا کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے ہی ذریعہ لوگوں کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ میرے ذریعہ بڑے سے بڑا گناہ گار بھی بالکل پاک وصاف ہوسکتا ہے۔ لیکن پیارے بچو! مجھ سے فائدہ اٹھانے کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ مثلاً گناہ گار کو اپنے کام پر افسوس ہونا چاہیئے کہ اس نے یہ کام کیوں کیا؟ اور پھر خدا سے پکا وعدہ بھی کرے کہ آئندہ وہ یہ کام نہیں کرے گا۔ پیارے بچو! قرآن کا ایک سورہ بھی میرے نام پر ہے۔ مجھے پہچاننے کے لئے آپ نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو پُر کیجئے اور ہر جواب کے پہلے حرف کو الگ لکھئے اور پھر اُنھیں ملائیے۔ اس طرح آپ مجھے پہچان لیں گے۔

- ـــــ لکھنے سے لکھائی اچھی ہوتی ہے۔ ـــــــ
- گیا ـــــ واپس نہیں آتا۔ ـــــــ
- قرآن مجید کی دوسری سورت کا نام ـــــ ہے۔ ـــــــ
- حضرت موسیٰ کے بھائی کا نام ـــــ تھا۔ ـــــــ

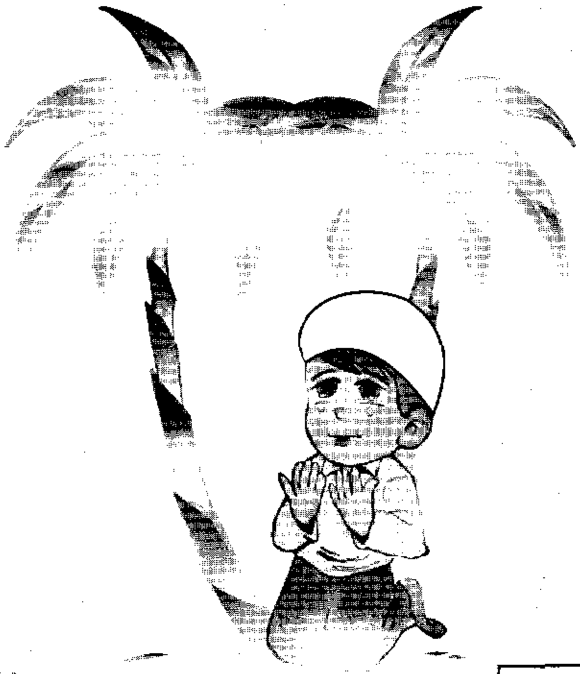

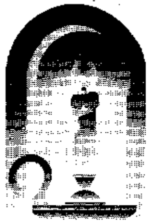

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (زمر ۵۳)

کہہ دو اے میرے بندو جنھوں نے اپنے نفس پر زیادتی کی ہے، رحمتِ خدا سے مایوس نہ ہونا۔

Presented by www.ziaraat.com

راہ ہدایت

مسلم کے استاد محمد ہادی نے کلاس میں بتایا کہ راہِ ہدایت پر چل کر ہی انسان جنت میں جا سکتا ہے۔ پھر سر محمد ہادی نے ہدایت کی راہ پر چلنے والوں کی خوبیاں بھی لکھ دیں اور بتایا کہ ان کے راستے پر چلنے کا مطلب ہے ہدایت کے راستے پر چلنا۔ درج ذیل آیات کی روشنی میں آپ بتائیے کہ مسلم کو کن افراد کے راستے پر چلنا چاہیئے اور کس قسم کے افراد سے بچنا چاہیئے؟ جن لوگوں کے راستے پر چلنا چاہیئے ان کے درمیان راستہ بھی بنائیں۔

وَ اللّٰهُ لَايَهۡدِي الۡقَوۡمَ الۡكَافِرِيۡنَ (بقرہ ۲۵۸)	وَ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ (قصص ۵۰)
وَ اللّٰهُ لَايَهۡدِي الۡقَوۡمَ الظَّالِمِيۡنَ (مائدہ ۸۶)	اِنَّ الَّذِيۡنَ لَايُؤۡمِنُوۡنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَايَهۡدِيۡهِمُ اللّٰهُ (نحل ۱۰۴)
وَ اللّٰهُ لَايَهۡدِي الۡقَوۡمَ الۡفَاسِقِيۡنَ (توبہ ۱۹)	هُدًى وَّ رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ (لقمان ۳)
اِنَّ اللّٰهَ لَايَهۡدِيۡ مَنۡ هُوَ مُسۡرِفٌ كَذَّابٌ (غافر ۲۸)	هُدًى وَّ بُشۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ (بقرہ ۹۷)
لَايَهۡدِيۡ كَيۡدَ الۡخَائِنِيۡنَ (یوسف ۵۲)	هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ (بقرہ ۲)
وَ اللّٰهُ لَايَهۡدِيۡ مَنۡ يُّضِلُّ (نحل ۳۷)	اِنَّ اللّٰهَ لَايَهۡدِيۡ مَنۡ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ (زمر ۳)
هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ (جاثیہ ۲۰)	اَوۡرَثۡنَا بَنِيۡ اِسۡرَائِيۡلَ الۡكِتَابَ هُدًى وَّ ذِكۡرٰى لِاُولِي الۡاَلۡبَابِ (غافر ۵۴)

جنت

- یقین کرنے والا
- فضول خرچ
- ہویٰ و ہوس کی پیروی کرنے والا
- متقی
- ظالم
- صادق
- صاحبِ عقل
- کافر
- بے ایمان
- خائن
- جھوٹا منکر
- گمراہ کرنے والا
- مومن
- فاسق
- محسن (نیکی کرنے والا)

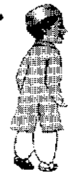

مسلم

اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوۡرًا (دھر ۳)

ہم نے اسے (انسان کو) راستہ دکھا دیا ہے (اب) چاہے وہ شکر گزار بنے یا انکار کرنے والا ہو جائے۔

Presented by www.ziaraat.com

ابرہہ کا لشکر

پرانے زمانے کی بات ہے، یمن کی سرزمین پر ایک ظالم بادشاہ کی حکومت تھی۔ اس کا نام ابرہہ تھا۔ وہ بہت ہی مغرور اور سنگدل آدمی تھا۔ ایک دن ابرہہ نے سنا کہ لوگ عبادت کے لئے مکہ جاتے ہیں۔ ابرہہ کو بہت غصہ آیا۔ اس نے سوچا کہ مجھے ایسا کام کرنا چاہئے کہ تمام لوگ مکہ جانے کی بجائے عبادت اور زیارت کے لئے یمن آیا کریں۔ اس لئے اس نے ارادہ کیا کہ ایک خوبصورت عبادت گاہ اپنے ملک میں بنالے تاکہ لوگ خانۂ کعبہ کی جگہ وہاں پر عبادت کیلئے آیا کریں۔ چنانچہ اس نے فوراً ہی حکم جاری کیا اور سینکڑوں مزدور کاریگر عبادت گاہ بنانے میں لگ گئے۔ انھوں نے دن رات ایک کردیئے اور چند مہینوں میں ہی بہت بڑی اور خوبصورت عمارت تعمیر ہوگئی جس میں سنگ مرمر کے حسین مجسمے دیکھنے کے قابل تھے۔ اس عمارت کے بننے کے بعد ابرہہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ آئندہ مکہ جانے کی بجائے اس گھر کی زیارت کے لئے آیا کریں۔ لیکن لوگوں نے اپنے ایمان کی وجہ سے اس کی باتوں پر توجہ نہ دی، اور بدستور خانۂ کعبہ کی زیارت کے لئے جاتے رہے۔ ابرہہ سخت طیش میں آ گیا اور اس نے لوگوں کو زبردستی عبادت کرنے پر مجبور کیا۔ لوگوں نے پھر بھی ابرہہ کی بات نہیں مانی۔

اب ابرہہ نے سوچا کہ جب تک مکہ میں خانۂ کعبہ موجود ہے کوئی بھی میرے بنائے ہوئے گھر کی عبادت کیلئے نہیں آئے گا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ مکہ پر حملہ کرکے خانۂ کعبہ کا نام ونشان مٹا دیا جائے۔ چنانچہ اس نے مکہ اور خانۂ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا جس میں ہاتھیوں کی بھی ایک بہت بڑی تعداد شامل تھی۔

کچھ عرصہ تیاری کے بعد ابرہہ کا لشکر مکہ کی جانب اس طرح روانہ ہوا کہ زمین ہاتھیوں کے پیروں تلے لرزنے لگی۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ (فیل ۱)

کیاتم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا!

Presented by www.ziaraat.com

مکہ کے لوگوں نے ابرھہ کے لشکر کے آنے کی خبر سنی تو مکہ کے اطراف کی پہاڑیوں میں پناہ لے لی۔ لیکن رسول اکرمؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب بالکل خوفزدہ نہیں ہوئے اور اللہ پر بھروسہ کر کے وہ مکہ ہی میں رہے۔

ابرھہ کا ہاتھیوں والا لشکر ابھی مکہ کے نزدیک ہی پہنچا تھا کہ تمام ہاتھی اپنی جگہ جم گئے۔ ہاتھی چلانے والے مہاوتوں نے بڑی کوشش کی لیکن ہاتھی ٹس سے مس نہ ہوئے۔ ابرھہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ وہ مہاوتوں پر برس پڑا کہ ہاتھیوں کو چلنے پر مجبور کریں تا کہ مکہ پر حملہ کیا جا سکے۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اسی اثنا میں آسمان پر چھوٹے چھوٹے پرندوں کا غول نمودار ہوا۔ جن کی چونچ اور پنجوں میں پتھر دبے ہوئے تھے۔ ان پرندوں نے ابرھہ کے ہاتھیوں والے لشکر پر حملہ کیا۔ یہ اپنے پنجوں اور چونچ میں دبے پتھر ان پر گرا کر انھیں زخمی کرتے، یہ پتھر جس جگہ لگتا بدن میں سوراخ ہو جاتا۔ اس طرح ابرھہ کا لشکر شہر میں داخل ہونے سے پہلے ہی خدا کی قدرت سے نیست و نابود ہو گیا اور خانۂ کعبہ محفوظ رہا۔

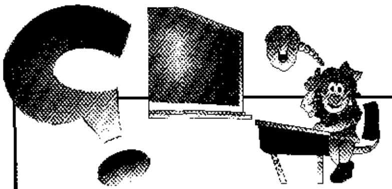

ابرھہ نے عبادت گاہ بنانے کا ارادہ کیوں کیا؟

لوگوں نے ابرھہ کی بات کیوں نہیں مانی؟

ابرھہ نے خانۂ کعبہ پر حملے کا ارادہ کیوں کیا؟

خدا نے ابرھہ کے لشکر کو کس طرح شکست دی؟

آپ کے خیال میں خدا کی طاقت سے بڑی کوئی طاقت ہو سکتی ہے؟ کیوں؟

اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ (فیل ۲)

کیا (تمہارے رب نے) ان کی چال کو بے کار نہیں کر دیا!

Presented by www.ziaraat.com

اللہ کی محبت

اچھے لوگوں سے سب ہی محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی اچھے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ قرآن میں بہت سی جگہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ کن لوگوں سے محبت کرتا ہے اور کون لوگ اسے ناپسند ہیں۔ نیچے ہم نے قرآن میں دی گئی بعض اچھی اور بری صفات غباروں میں لکھ دی ہیں۔ جن غباروں میں اچھی صفات لکھی ہیں ان میں لال (Red) رنگ بھریں اور ان کے دھاگے کو اوپر دی گئی تصویر سے باندھ دیں۔ اور جن غباروں میں برے لوگوں کی صفات لکھی ہیں ان میں کالا رنگ کر کے ان کے دھاگے کو نیچے دی گئی تصویر سے باندھ دیں۔

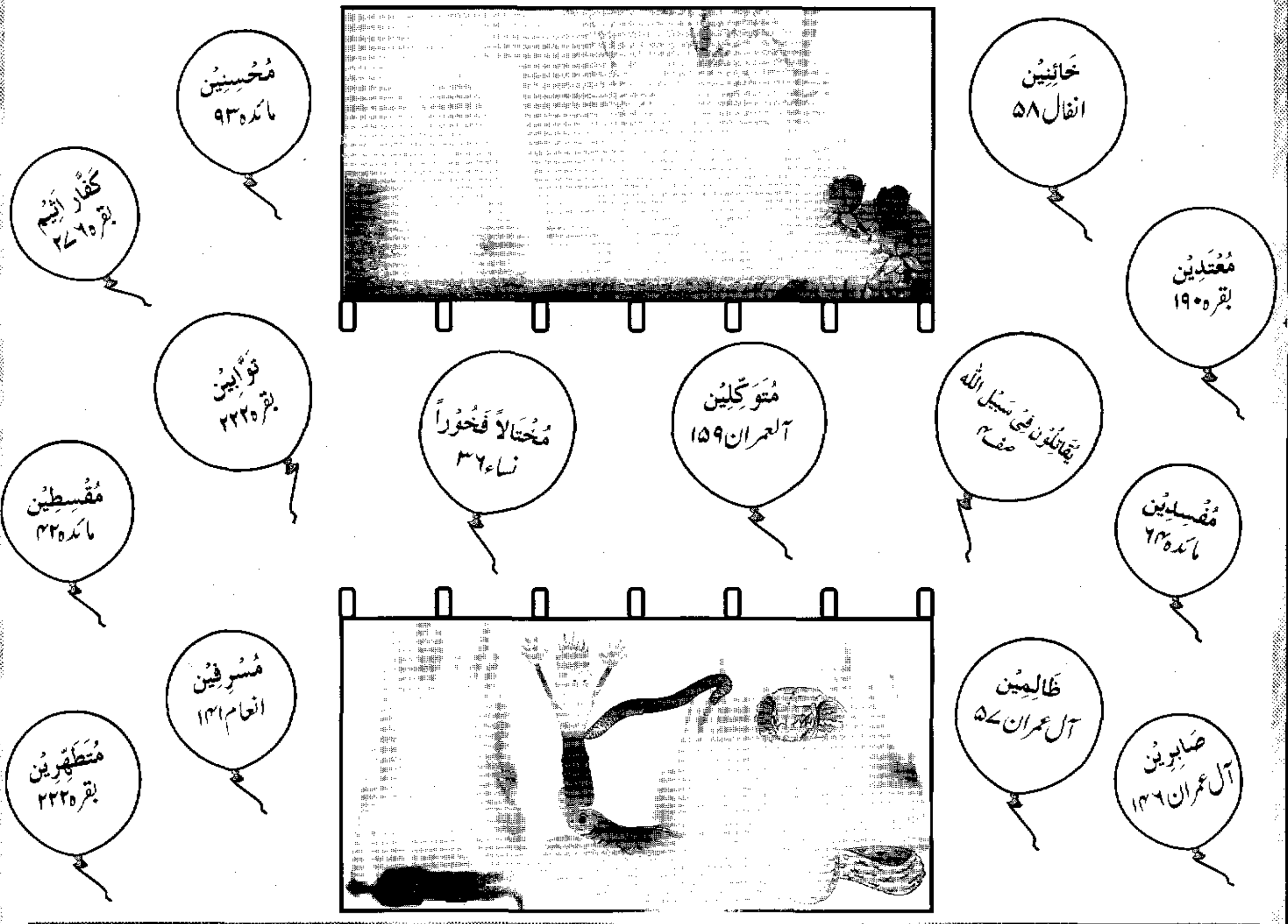

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (عنکبوت ۶۹)

جو ہماری راہ میں کوشش اور جدوجہد کرتے ہیں ہم انہیں اپنے راستوں کی ہدایت کرتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قرآن کیوں نازل ہوا؟

پیارے بچو! آپ کے گھر میں قرآن مجید تو ضرور ہوگا۔ آپ نے اس کے گھر میں موجود ہونے کے مختلف فائدے بھی دیکھے ہوں گے۔ لیکن ہم آپ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ دراصل اس کا وہ فائدہ کون سا ہے جس کی وجہ سے قرآن نازل ہوا؟

بیمار کی شفا کے لئے ☐

مرحومین کو ثواب پہنچانے کے لئے ☐

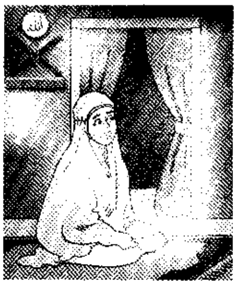

گھر کی حفاظت کے لئے ☐

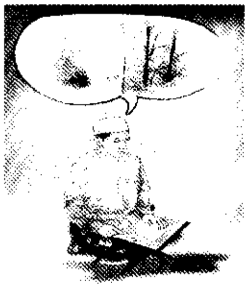

اپنے ثواب کے لئے ☐

مسافر کی حفاظت کے لئے ☐

اپنی زندگی کا راستہ تلاش کرنے کے لئے

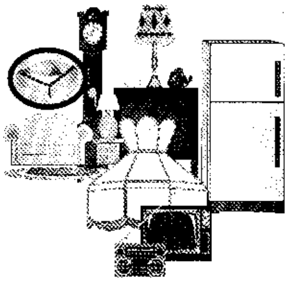

لڑکیوں کے جہیز میں دینے کے لئے ☐

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (ص ۲۹)

یہ ایک مبارک کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تا کہ یہ لوگ اس کی آیتوں میں غور وفکر کریں اور صاحبانِ عقل نصیحت حاصل کریں۔

Presented by www.ziaraat.com

کیا حاصل کیا؟

پیارے بچو! ہم نے گذشتہ صفحات میں اپنی زندگی کی کتاب یعنی قرآن مجید سے آپ کے لئے کچھ معلومات اور سبق آموز باتیں بیان کیں۔ جس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ہم یہ سمجھ سکیں کہ یہ کتاب اس ذات نے ہمارے لئے بھیجی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ اس لئے وہی ہمیں بتا سکتا ہے کہ ہم کس طرح زندگی گزاریں۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ خوب غور کرکے ہمیں یہ بتائیں کہ اس ورک بک سے آپ کو کیا معلومات حاصل ہوئیں اور کون سی سبق آموز باتیں سیکھیں اور ان دونوں سے نتیجہ نکالتے ہوئے یہ بھی لکھیں کہ ہمیں کس طرح زندگی گزارنی چاہیے۔

اس صفحہ کو پُر کرکے اس کی فوٹو کاپی اپنے ایڈریس کے ساتھ ہمیں ارسال کردیں۔

P. O.Box. 2157 Nazimabad. Karachi.

جو معلومات حاصل ہوئیں

(باکس بھر جانے کی صورت میں سادہ صفحہ استعمال کریں!)

جو سبق آموز باتیں سیکھیں

(باکس بھر جانے کی صورت میں سادہ صفحہ استعمال کریں!)

زندگی کیسے گزاریں؟

(باکس بھر جانے کی صورت میں سادہ صفحہ استعمال کریں!)

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (بقرہ ۲۰۱)

اے میرے پالنے والے مجھے دنیا میں نعمت دے اور آخرت میں ثواب دے اور دوزخ کی آگ سے بچا۔

Presented by www.ziaraat.com